الجزء الثانى

الحديقة العربية

اسٹیٹ کاؤنسل فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (ایس.سی.ای.آر.ٹی.)، پٹنہ (بہار) کی جانب سے تیار شدہ

الحديقة العربية

الجزء الثانی

Part II

الکتاب المدرسی العربی للصف الثانی عشر

Arabic Textbook for Class XII

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ، پٹنہ

محکمۂ تعلیم، حکومتِ بہار سے منظور

صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT)، پٹنہ کے تعاون سے پورے صوبۂ بہار کے لیے

© بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹیڈ

پہلی اشاعت : 2008-9: 5,000

دوسری اشاعت : 2012-13. 5,000

قیمت : Rs. 32.00

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلیشنگ کارپوریشن لمیٹیڈ، پاٹھیہ پستک بھون، بدھ مارگ، پٹنہ 001 800 کے ذریعہ شائع اور نیو نیشنل آفسٹ۔ پٹنہ میں کل 5000 کاپیاں چھاپی گئیں۔

اپنی بات

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی نئے نصاب تعلیم کے مدِ نظر بارھویں درجے کے لیے زبان وادب کی نئی کتابیں اپنے صوبے کے ہونہار طالب علموں کے لیے پیش کرتے ہوئے ہمیں بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ دو سال پہلے سے ایس.سی.ای.آر.ٹی، بہار نے تمام زبانوں کی کتابیں بہار میں ہی تیار کر کے پیش کرنے کا جو نشانہ رکھا تھا اس میں پچھلے سال گیارھویں کی کتابیں شائع ہوئیں اور اب بارھویں جماعت کی درسی کتاب آپ کے پیش نظر ہے۔ یہ کتابیں تعلیم کے جدید تصورات کو سامنے رکھ کر تیار کی گئی ہیں۔ اس لیے ان کتابوں سے ہمارے طالب علم زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کر سکیں گے۔

جب تک ہمارا نصابِ تعلیم معیاری نہ ہوگا اور اس کے مطابق مناسب درسی کتابیں تیار نہ کر دی جائیں، اس وقت تک ہم اپنے ہونہار طالب علم کی ضرورتوں کو پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتے۔ یہ کتاب ایک نئے جوش اور جذبے کے ساتھ تیار کی گئی ہے، جس میں ہماری یہ کوشش رہی ہے کہ اسباق کو سمجھنے میں طلبہ کو زیادہ سے زیادہ سہولت حاصل ہو۔ اساتذہ کو تدریس کے دوران درسی کتاب کے ذریعے بھرپور تعاون مل سکے اور ہمارا طالب علم چلتے پھرتے زندگی کی بڑی بڑی باتیں اور علم وادب کے گہرے رموز سیکھتا جائے، اس کے لیے اسباق کے متن پر بھرپور تجزیاتی مشقیں شامل کی گئی ہیں تاکہ طالب علم کسی پریشانی میں نہیں پڑے۔

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ کی جانب سے میں ایس.سی.ای.آر.ٹی، بہار کے ڈائرکٹر، بہار اسکول اکزامینیشن بورڈ (سینیر سکنڈری) کے ڈائرکٹر (اکادمک) اور نصاب اور درسی کتاب کمیٹی کے اکادمک کوآرڈی نیٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جن کی توجہ سے ماہرین کا تعاون حاصل کیا جاسکا۔ میں ایس.سی.ای.آر.ٹی، بہار کی اورینٹل لینگویجز کمیٹی کے چیرمین کا بھی شکر گزار ہوں، جنھوں نے اپنی نگرانی میں اُردو، فارسی اور عربی کی درسی کتابیں تیار کرائیں۔

یہ کتابیں آیندہ اشاعتوں میں مزید رنگ وروغن کے ساتھ شائع کی جاسکیں گی لیکن موجودہ اشاعت میں سادگی میں پُرکاری ملاحظہ کرنے کے لیے میں اربابِ حل وعقد کو دعوت دینا چاہوں گا۔ کتاب میں کوئی فروگزاشت ہو تو اس کی اطلاع فوراً بہم پہنچائیں تاکہ بروقت اصلاح کر کے آیندہ اشاعتوں کو غلطیوں سے پاک رکھا جاسکے۔

مینجنگ ڈائرکٹر، بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ، پٹنہ

گزارش

تقریباً ڈھائی برس پہلے اسٹیٹ کاؤنسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (.S.C.E.R.T) بہار نے اسکولی تعلیم کے لیے مبسوط نصاب تیار کرنے کی جو کوششیں کیں اس کے نتیجے کے طور پر پچھلے برس گیارھویں جماعت کے لیے زبان وادب کی متعدد کتابیں شائع ہوئیں، جنھیں گزشتہ سال ہمارے طلبہ نے پڑھا اور اس کی بنیاد پر امتحانات ہوئے۔ طلبہ، اساتذہ، سرپرستوں اور ماہرین نے ہماری پچھلی کتابوں کو نہ صرف یہ کہ سراہا بلکہ بہار کے تعلیمی نظام کے لیے ضروری اور نیک فال قرار دیا۔ یہ صحیح ہے کہ ہمارے ادارے نے پہلی بار بہار کے نصاب تعلیم اور درسی کتاب کے لیے تمام تر ذمہ داریاں اپنے سر لیں۔ اردو، فارسی اور عربی کے سلسلے سے تو آج سے پہلے ہمارے ادارے میں کبھی بھی کسی کتاب کا خاکہ تک نہیں بنا تھا۔ ایسی صورت حال میں قومی سطح پر بڑے تعلیمی اداروں میں جس انداز سے کتابیں تیار کرانے کا سلسلہ جاری رہتا ہے ہم نے اُنھی خطوط پر آگے بڑھنے کا ارادہ کیا۔ قومی اور صوبائی درسیات، نصاب تعلیم اور درسی کتاب سے متعلق مختلف ورکشاپ اور مذاکروں کے ذریعے کتابیں تیار کرنے کے لیے مختلف مضامین کے باصلاحیت، تجربہ کار اور محنتی لوگوں کی ایک ٹیم رفتہ رفتہ بنتی چلی گئی اُس کے بعد ہی یہ ممکن ہوا کہ ہمارا تعلیمی تصور، نصاب اور درسی کتاب میں ڈھل کر عوام کے سامنے آیا۔

پچھلے سال ہمارے طلبہ نے گیارھویں جماعت کے لیے تیار شدہ اپنی درسی کتابوں کا مطالعہ کیا، اب انھیں بارھویں کی نئی کتابوں کا انتظار ہے، جنھیں پڑھ کر انھیں اپنے بورڈ کا امتحان دینا ہے۔ بارھویں کی کتاب بھی ہم نے اسی توجہ اور انہماک کے ساتھ تیار کرائی ہے، جس طرح گزشتہ درجے کی کتاب تیار کی گئی تھی۔ ہمارا اندازہ ہے کہ یہ کتاب بھی ہمارے بچوں کو اسی طرح پسند آئے گی، جس طرح پچھلے سال کی کتاب انھیں پسند آئی تھی۔ ہم نے ہر قدم پر یہ کوشش کی ہے کہ ہماری کتابیں سہل، دلچسپ، معلومات افزا اور ہر اعتبار سے کارآمد ہوں۔

بارھویں جماعت کے لیے عربی زبان وادب کی جو درسی کتاب تیار ہوئی ہے، اُس میں جن مرحومین کی تخلیقات شامل ہیں، ہم اُن کے وارثین کے شکر گزار ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ دوسرے عرب ممالک کے جید اور نامور اہل قلم مثلاً اُمامہ بنت حارث، عمر بن عبدالعزیز، جاحظ، المطہری، شوقی، متنبّی، جریر، ایلیا ابو ماضی، زہیر بن ابوسلمٰی کی کاوشیں کتاب کی زینت بنی ہیں۔ ان

تمام مرحومین کی تخلیقات عرب دنیا کے معروف اشاعتی اداروں سے زیور طباعت سے آراستہ ہوئی ہیں۔ ہم اُن تمام اداروں کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہندوستانی علما، ادبا اور شعرا میں شاہ عبدالعزیز، سید ابوالحسن علی ندوی، غلام علی آزاد بلگرامی، پروفیسر شفیق ندوی اور لقمان سلفی کی تخلیقات بھی کتاب میں شامل ہیں۔

کتاب کو دیدہ زیب بنانے کے لیے جابجا طغروں کا استعمال کیا گیا ہے، جو فن خطاطی کے شاہکار نمونے ہیں۔ فن خطاطی اسلامی علوم وفنون کے ارتقا کی ایک بے مثال داستان ہے۔ کتاب میں ان کی شمولیت کا خاص مقصد یہ ہے کہ بچے اس فن کی ندرتوں سے واقف ہو کر اس کے اعلا نمونوں سے لطف اندوز ہوں اور اس کے سیکھنے کی طرف راغب ہوں۔

اس کتاب کی اشاعت کے موقعے سے میں چیئرمین اورینٹل لینگویجز گروپ جناب صفدر امام قادری، عربی کمیٹی کے تمام اراکین، کو آرڈی نیٹر محمد حبیب الرحمٰن، معاون کو آرڈی نیٹر رضا احمد ندوی کا خاص طور پر شکر گزار ہوں کیوں کہ انھوں نے نہایت مستعدی کے ساتھ اس ذمہ داری کو بہ حسن وخوبی انجام دیا۔ کتاب کی تزئین اور تصحیح کے کام میں بھی اُن لوگوں نے متعلقہ افراد سے تعاون حاصل کر کے ہماری پریشانیاں کم کر دیں۔

نظر ثانی کمیٹی اور صلاح کار کمیٹی کے معزز اراکین کے بھی ہم شکر گزار ہیں۔ انھوں نے ہماری کتابوں کا بالاستیعاب مطالعہ کیا اور کتاب کو مزید بہتر اور کارآمد بنانے کے لیے مشورے عنایت فرمائے۔ اسکول، کالج اور یونیورسٹیوں کے اساتذہ کتاب کی تیاری کے سلسلے سے متعدد ورکشاپ میں مدعو کیے جاتے رہے، ان کا اور ان کے پرنسپل صاحبان کا شکریہ بھی ہم پر واجب ہے۔

ہمیں اطمینان ہے کہ یہ کتاب بہار کے طلبہ کے لیے نہ صرف یہ کہ مفید ثابت ہوگی بلکہ نئے تعلیمی ماحول کی تعمیر میں اس سے بھرپور مدد بھی ملے گی۔ بہار ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن کے اہل کار بالخصوص اُس کے ایم. ڈی. جناب حسنین عالم کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے، جن کی کوششوں سے ہماری نصابی کتاب بروقت چھپ کر منظر عام پر آسکی۔

آیندہ اشاعتوں میں یہ کتاب اور زیادہ کارآمد ہو سکے، اس کے لیے ضروری ہے کہ پڑھنے والے اپنے مفید آرا ہم تک بھجوانے کی زحمت اُٹھائیں۔ طلبہ اور اساتذہ سے بھی ہماری گذارش ہوگی کہ اس کتاب کے بارے میں اپنی واضح رائے دیں۔ اُن کا پیشگی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

حسن وارث

ڈائرکٹر (انچارج)

ایس.سی.ای.آر.ٹی، بہار، پٹنہ

نگراں کمیٹی برائے درسی کتاب (عربی)

زیرِ سرپرستی

جناب حسن وارث، ڈائرکٹر، ایس.سی.ای.آر.ٹی، بہار

جناب رگھونش کمار، ڈائرکٹر، (اکادمک) بہار اسکول اکزامنیشن بورڈ (سینیر سکنڈری) پٹنہ

زیرِ رہنمائی

سید عبدالمعین، صدر، ٹیچرس ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ، ایس.سی.ای.آر.ٹی، بہار

قاسم خورشید، صدر، لینگویجز ڈپارٹمنٹ، ایس.سی.ای.آر.ٹی، بہار

ارچنا، لکچرر، ٹیچرس ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ، ایس.سی.ای.آر.ٹی، بہار

اراکین نظر ثانی کمیٹی، ایس.سی.ای.آر.ٹی. بہار

مولانا ابوالکلام قاسمی شمسی، پرنسپل، مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ، پٹنہ

محمد علی الیاس، ہیڈ ماسٹر، کھر دیورا اسکول، چنپٹیا، مغربی چمپارن

اراکین صلاح کار کمیٹی، بہار اسکول اکزامینیشن بورڈ (سینیر سکنڈری)

محمد شمس الضحیٰ، صدر شعبۂ عربی، پٹنہ یونی ورسٹی، پٹنہ

حسن رضا خاں، ڈائرکٹر، ادارۂ تحقیقاتِ عربی و فارسی، پٹنہ

اے. بی. یونس مشہدی، شعبہ عربی، گورنمنٹ طبی کالج، پٹنہ

اکادمک کنوینز

جناب گیان دیومنی ترپاٹھی، کمیٹی برائے نصاب اور درسی کتاب

کمیٹی برائے درسی کتاب (عربی)

چیرمین اورینٹل لینگویجز گروپ

صفدر امام قادری، صدر شعبہ اردو، کالج آف کامرس، پٹنہ

کوآرڈی نیٹر

محمد حبیب الرحمٰن، صدر شعبۂ عربی، علامہ اقبال کالج، بہار شریف

معاون کوآرڈی نیٹر

رضا احمد ندوی، استاد، مدرسہ اصلاح المسلمین، پٹنہ

اراکین

محمد قمر الدین، سینیر ریسرچ فیلو، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

محمد ذاکر حسین ندوی، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

محمد بدر الدین فریدی، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

محمد کلیم اختر، استاد مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ، پٹنہ

محمد نافع عارفی، استاد مدرسہ سبیل الفلاح، جالے، دربھنگہ

محمد انعام ظفر، غلام سرور مرکزِ تحقیق، پٹنہ

محمد تسنیم کوثر، ادارہ احمدیہ اشرف العلوم، پٹنہ

چند الفاظ نئے نصاب اور درسی کتاب کے بارے میں

2005 میں این.سی.ای.آر.ٹی، نئی دہلی نے ملک کے ممتاز ماہرینِ تعلیم اور دانش وروں کے تعاون سے قومی درسیات کا خاکا NCF-2005 شائع کیا۔ پورے ملک میں اس کے ابتدائی خاکے سے جو مباحث قائم ہوئے، انھی کا یہ اثر تھا کہ ملک کے طول وعرض میں مروّجہ تعلیمی نظام میں خاطر خواہ تبدیلی لانے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ بہار اُن صوبوں میں شامل رہا جس نے نہ صرف یہ کہ قومی درسیات کے سلسلے میں اپنے واضح نقطۂ نظر کو پیش کیا بلکہ انھی مباحث کے دوران یہ تاثر بھی اُبھرا کہ قومی سطح پر طے شدہ درسیات کے اس خاکے کو صوبۂ بہار کے مخصوص تناظر میں سو فی صد کارگر تصور نہیں کیا جاسکتا۔ اسی بیچ یہ بات بھی سامنے آئی کہ مخصوص حالات کے پیشِ نظر بہار کی درسیات کا خاکا بھی علاحدہ طور پر تیار کیا جانا چاہیے۔ Bihar Curriculum Framework (BCF-2006) صوبۂ بہار کے تعلیمی نظام کو ایک نئے تصور، نقطۂ نظر اور لائحۂ عمل سے ہم آشنا کرانے کا شاید وسیلہ ثابت ہو۔

درسیات، نصاب اور درسی کتاب کے آپسی رشتوں کے بارے میں ہمارے صوبے میں زیادہ غور وفکر کی روایت نہیں تھی۔ خاکۂ نصاب تیار کرکے، کتابیں بنا لینے یا قومی سطح پر موجود درسی کتاب کو من وعن یا جزوی تحریف کے ساتھ استعمال میں لانے کا انداز گذشتہ دو دہائیوں سے قائم رہا ہے لیکن اِس بار پُرانے طرزِ عمل کو چھوڑتے ہوئے نئے نشانات مقرّر کیے گیے۔ این.سی.ای.آر.ٹی. کے NCF-2005 کی روشنی میں جس گفتگو کا آغاز ہوا، اُسے BCF-2006 اور این.سی.ای.آر.ٹی. کے نصاب اور بہار کے گذشتہ نصاب اور بہار ٹکسٹ بک اور این.سی.ای.آر.ٹی. کی کتابوں کا موازنہ کیا گیا اور یہ جانچنے کی کوشش کی گئی کہ نصاب کا کتنا حصّہ درسی کتاب میں شامل ہوسکا اور کتنا چھوٹ گیا۔ اس طرح تقریباً ایک برس کی میراتھن سرگرمی کے بعد ہم بہار کے لیے ایک نیا نصابِ تعلیم تیار کرنے میں کامیاب ہوئے۔

تعلیم سے متعلق دنیا میں جو نئے سوالات یا چیلنجز ہمارے سامنے ہیں، اُن کو دیوار پر لکھی عبارت کی طرح ہم نے سب سے پہلے توجّہ کا مرکز بنایا۔ درجۂ ششم سے لے کر درجۂ دوازدہم تک ہمارا طالب علم کس طرح زینہ بہ زینہ اگلی منزلوں کی طرف بڑھتا جائے گا، اس کا واضح خاکا نصاب تیار کرتے ہوئے ہماری نگاہ میں تھا۔ ہر سطح سے آگے بڑھتے ہوئے بچّہ کیا سیکھتا جائے گا جس سے اُسے ایک ذمّے دار اور موثّر شہری بننے میں مدد ملے، اس کا بھی ہم نے دھیان رکھا۔ بچّوں پر نظامِ تعلیم اور کتابوں کا غیر ضروری

بوجھ نہ لد جائے، اس کے تئیں بھی ہم نے غفلت نہیں برتی۔ ان تمام امور پر بیدار رہتے ہوئے ہم نے اپنا نصاب تیار کیا۔

جہاں تک زبان وادب کی تعلیم کا سوال ہے، اس کی اہمیت کچھ زیادہ ہی ہے۔ مادری زبان تو وہ پونجی ہے جس کے بغیر بچّے کا وجود تصور نہیں کیا جا سکتا۔ کئی دوسری زبانیں اور بولیاں بہار جیسے کثیر لسانی معاشرے میں پہلو بہ پہلو موجود ہیں۔ ایک بچّے کو اُن تمام زبانوں اور بولیوں میں سے مقدور بھر سیکھنے کی ضرورت ہوگی۔ زبانیں ماحول سے بچّے کے اندر داخل ہوتی ہیں اور نصابی کتاب تک پہنچنے سے پہلے ہی سیکڑوں الفاظ اور جملوں سے وہ واقف ہو چکا ہوتا ہے۔ زبانوں کی مدد سے ہی وہ دوسرے مضامین کی تعلیم بھی حاصل کرتا ہے۔ NCF-2005 نے خاص طور پر کثیر لسانی معاشرے کی پہچان کی اور ہندستان کی تہذیبی اور ثقافتی طاقت کو نصاب کا حصّہ بنانے کی وکالت کی۔ صوبۂ بہار بھی بولیوں اور زبانوں کی اس زرخیزی کی بہترین تجربہ گاہ ہے جس کی وجہ سے نصابِ تعلیم میں مختلف علاقائی، قومی اور بین الاقوامی زبانوں سے طلبہ کو روشناس کرانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس طرح ہماری یہ کوشش رہی کہ یہ نصاب بہار کی مخصوص ضرورتوں کی تکمیل کرتے ہوئے نہ صرف قومی تقاضوں سے ہم آہنگ ہو بلکہ اس کے دروازے اور کھڑکیاں بین الاقوامی فصیلوں کی طرف بھی کھلیں۔

فارسی اور عربی زبانیں ہر چند ہمارے معاشرے میں دوسری، تیسری اور چوتھی زبانوں کا درجہ رکھتی ہیں پھر بھی اُن کی شدید ضرورت کے دو واضح اسباب ہیں۔ دونوں زبانیں کلاسیکی اہمیت کی حامل ہیں اور اُن کا وقیع ادبی سرمایہ نہایت کارآمد ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ دونوں زبانیں عالمی سطح پر بہترین معاشی وسائل فراہم کرتی ہیں۔ کلاسیکی ہونے کے باوجود یہ زبانیں زندہ اور متحرّک ہیں۔ اس لیے ان دونوں زبانوں کے نصابِ تعلیم اور درسی کتاب تیار کرتے ہوئے اس بات کا خاص خیال رکھا گیا کہ چھٹی جماعت سے انھیں پڑھنے کے باوجود بارھویں درجے تک پہنچ کر بچہ اتنی صلاحیت پیدا کرلے کہ وہ ان زبانوں میں کاروباری ضرورتیں پوری کر سکے۔

اس لیے کسی بھی زبان کے نصاب کی تیاری میں ہمارے سامنے یہ چنوتی بھی ہوتی ہے کہ آخر پورے سال تواتر کے ساتھ اس نصاب کو کیسے پڑھایا جائے؟ چھٹّی سے بارھویں تک نصاب بنانے کے بعد پہلے مرحلے میں ہمیں گیارھویں جماعت کی درسی کتاب تیار کرنے کی ذمّے داری ملی تھی۔ اب بارھویں کی باری ہے۔ ان درجوں میں ایک بالغ نظر طالب علم ہمارے سامنے رہتا ہے۔ سب سے بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ گیارھویں اور بارھویں جماعتیں اسکولی زندگی کا ایسا مقام ہیں جس کے بعد طالب علم کی زندگی کے تعلیمی خاکے میں واضح تبدیلیاں آئیں گی۔ ممکن ہے، بی۔اے۔ کے درجات میں وہ زبان وادب کا ہوکر رہ جائے یا ٹھیک اس کے برعکس ایسے مضامین کی طرف بڑھ جائے جہاں زبان وادب کی کوئی ضرورت ہی باقی نہ رہے۔ دونوں صورتوں میں ہمارا مطمحِ نظر یہ رہا کہ طالب علم کی ادبی ضرورتوں کو ابتدائی طور پر اوّلیت دی جائے۔ اسے اس قدر ادب پڑھا دیا جائے کہ اگر اس نے ادب کو چھوڑ کر دوسرے مضامین کو اپنا لیا تب بھی اس کی تمام زندگی میں ادب کی روشنی موجود رہے یا اگر آیندہ وہ ادب کا ہی طالب علم ہونا چاہے تب بھی اس کی بنیاد اتنی ٹھوس اور مستحکم ہو جس سے وہ اعلا جماعتوں میں ادب کا بہترین طالب علم بن سکے۔

اِنھی باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے گیارھویں اور بارھویں جماعتوں میں ہم نے ایک ایک درسی کتاب کے علاوہ تاریخِ ادب اور قواعد کی ایک ایک کتاب مشترکہ طور پر شامل کی ہے۔ اُن سب کے مطالعے کے بعد ایک طالب علم سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ ابتدائی طور پر زبان وادب کا بہترین طالب علم ثابت ہوگا۔

ہماری کتاب، کمیٹی کے تمام ارکان کی مسلسل محنتوں کا ثمرہ ہے۔ اس موقعے سے ہم اُن تمام افراد کے شکر گزار ہیں۔ محکمۂ تعلیم کے سکریٹری جناب انجنی کمار سنگھ، جناب حسن وارث، ڈائرکٹر، ایس. سی. ای. آر. ٹی، بہار اسکول اکزامنیشن بورڈ (سینیر سکنڈری) پٹنہ کے ڈائرکٹر (اکادمک) جناب رگھوونش کمار اور سکریٹری جناب انوپ کمار سنہا کے ہم خاص طور پر شکر گزار ہیں جن کی سرپرستی میں یہ پورا کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ ایس. سی. ای. آر. ٹی، بہار کی نصاب اور درسی کتاب کمیٹی کے اکادمک کنویز جناب گیان دیومنی ترپاٹھی گذشتہ ایک برس میں کمیٹی کے ارکان کے ساتھ علمی اور تنظیمی امور پر جس فیاضانہ طریقے سے مسلسل تعاون فرماتے رہے، اس کے لیے شکریے کے الفاظ رسمی معلوم ہو رہے ہیں۔ ہمیں یہ اعتراف کرنے میں ذرا بھی تامّل نہیں کہ اُن کی اکادمک رہنمائی کے بغیر یہ کتاب پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔

نظرِ ثانی اور صلاح کار کمیٹی کے معزز اراکین کا شکریہ بھی ہم پر واجب ہے جنھوں نے ہماری کتاب کو توجّہ کے ساتھ ملاحظہ کیا اور اپنے مفید مشوروں سے اسے زیادہ کارآمد بنایا۔ گورنمنٹ اردو لائبریری اور خدا بخش لائبریری کے اہل کاروں کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنھوں نے اس کتاب کی تیاری کے مرحلے میں فیاضی کے ساتھ ضروری کتابیں مہیا کرائیں۔ کمپیوٹر کمپوزنگ کے مرحلے میں جناب محمد معظم احمد (ایم. ایم. کمپیوٹرس) اور شجاع الزماں ننّھے (آئڈیل کمپیوٹرس) نے نہایت مستعدی سے ہماری کتابیں تیار کیں۔ اسکول اور کالج کے جن اساتذہ نے ہماری ٹیم میں کام کیا، ہم اُن کے پرنسپل صاحبان کے بھی شکر گزار ہیں جنھوں نے اس کام کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے انھیں فراخ دلی سے چھٹّیاں دیں۔

اساتذۂ کرام، سرپرست حضرات اور طلبہ سے ہماری گزارش ہوگی کہ اس درسی کتاب کے مشمولات کے بارے میں ہمیں اپنی رائے سے واقف کرائیں تاکہ آیندہ اشاعتوں میں اسے مزید کارآمد، سہل اور دل چسپ بنایا جاسکے۔

ہماری دعا اور تمنا ہے کہ یہ کتاب طلبہ کی زندگی میں نئی روشنی کی ضمانت بن جائے۔

صفدر امام قادری

چیرمین، اورینٹل لینگویجز کمیٹی برائے درسی کتاب

صدر شعبۂ اردو، کالج آف کامرس، پٹنہ (بہار)

الحديقة العربية ...

عربی زبان دنیا کی ان اہم ترین زبانوں میں سے ایک ہے جس کو بین الاقوامی سطح پر بولی اور سمجھی جانے والی دنیا کی دوسری سب سے بڑی زبان کا درجہ حاصل ہے۔ ہندوستان کے حوالہ سے اس زبان کی اہمیت یہ ہے کہ اہلِ ہند اس زبان سے اس وقت سے آشنا ہیں جب کہ عرب ہند تعلقات کی نوعیت محض تجارتی سطح کی تھی۔ لیکن جب اس زبان نے ہندوستان میں اپنا گھر بنا لیا تو تہذیب وثقافت کے لین دین میں یہ ایک دوسرے سے اس قدر قریب ہوئی کہ علم وسائنس اور ادب وتہذیب کا ایسا گرانقدر سرمایہ وجود پذیر ہوا جس نے ہندوستان کو دنیا کی دوسری اقوام سے قریب کرنے کا بڑا اہم کارنامہ انجام دیا۔ مرورِ ایام کے ساتھ علم اور قدرتی سائنس کے ایسے ذخیرے عربی میں سمٹ آئے جس سے انسانی ترقی اور تہذیب وثقافت کے انتشار میں بڑی مدد ملی۔ عربی زبان ہندوستان کی دوسری زبانوں کے ساتھ تعامل کے عمل سے گزر کر اس قدر وسیع اور ثمر آور ہوگئی کہ یہ زبان قومی یکجہتی اور تہذیبی ہم آہنگی کی علامت بن گئی۔

ہندوستان میں عربی زبان کی تدریس کو کئی جہتوں سے بہت اہمیت حاصل ہے۔ ایک تو یہ کہ خود ہندوستانی تہذیب کے ارتقائی مراحل کی تاریخ اس میں پوشیدہ ہے۔ یہاں طباعت واشاعت کے اس جدید دور میں بھی عربی زبان میں علم وسائنس کے ایسے ذخیرے منظرِ عام پر آنے سے محروم ہیں جو سائنس، انجینئرنگ، میڈیسین اور دیگر علوم کے لیے بنیادی ماخذ کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان کو منظرِ عام پر لانا اشد ضروری ہے تاکہ ان کو پڑھ کر علوم وفنون سے ہم استفادہ کرسکیں۔ اگر ان کو منظرِ عام پر نہ لایا گیا تو علوم کے ان ذخیروں کے استفادہ سے دنیا محروم رہ جائے گی جو بہرحال عالمی خسارہ کے مترادف ہوگا۔

معاصر زمانہ میں عربی زبان کا تعلق روزگار سے جڑ جانے کے بعد اس کی تدریس کی ضرورت مزید دوبالا ہوگئی ہے۔ ایک طرف جہاں ہندوستان کے تعلقات عرب ممالک کے ساتھ مسلسل ترقی پذیر ہیں اور تجارتی و دوسرے معاملات سے متعلق معاہدے دونوں ملکوں کو ایک دوسرے سے قریب تر کرتے جا رہے ہیں تو دوسری طرف ہندوستان سے خلیجی ممالک کی طرف روزگار کے لیے جانے والے افراد کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ ایسی صورت میں عربی زبان کی تدریس کی اہمیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ روزگار کے لیے خلیجی ممالک کا سفر نہ صرف ملک کے باشندگان کی معاشی حالت کو بہتر بناتا ہے بلکہ اس سے خود ملک کی معیشت بھی ترقی پذیر ہوتی ہے جو ملک کی ترقی اور خوشحالی کا ضامن ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جائے کہ عربی

زبان کی تعلیم سے سیدھے ملک کی ترقی وخوش حالی وابستہ ہے۔

عربی زبان کی اسی خصوصیت اور اس کی تدریس کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت بہار نے اس کو اپنے اسکولوں میں ابتدائی درجہ چھ سے متعارف کرانے کا مستحسن فیصلہ لیا ہے کیوں کہ اعلی درجات میں اس کی تعلیم کا نظم کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پہلے سے موجود ہے۔ بہار میں ابتدائی درجہ سے اس کی شمولیت کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ بچہ اعلیٰ درجہ تک پہنچتے پہنچتے اس زبان سے اس قدر آشنا ہو چکا ہوگا اور اس کی تفہیم کی اس قدر استعداد پیدا ہو چکی ہوگی کہ وہ از خود مسائل حل کرنے کی پوزیشن میں ہوں گے اور عربی میں لکھنے اور بولنے کا بھی کچھ حد تک ملکہ حاصل ہو چکا ہوگا۔

ہندوستان ایک کثیر لسانی ملک ہے جس میں اردو کو گنگا۔جمنی تہذیب کی علامت کہا جاتا ہے اور اردو زبان خود عربی، فارسی اور ہندوستان کی دوسری زبان کے حسین امتزاج کا نمونہ ہے۔ شروع سے عربی کی تدریس سے اردو کی لسانی خصوصیات جہاں نمایاں ہو کر سامنے آئیں گی وہیں بچے اردو زبان کی صحیح تفہیم اور اس کی درست خوانی پر عبور حاصل کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ اس طرح عربی کی تعلیم و تدریس سے ہندوستان کی ایک بڑی زبان اردو کی تفہیم بھی متحقق ہوگی۔

لہٰذا عربی کی تدریس درجہ چھ سے شروع کرنے کا فیصلہ حکومت بہار کا ایک تاریخی قدم ہے جس سے عربی کی ترویج و اشاعت کو نہ صرف پر پرواز ملیں گے بلکہ ملک میں تہذیبی رشتوں کو بھی استحکام نصیب ہوگا۔

اس درسی کتاب کے لیے طلبہ کے ذہنی معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے عرب و ہند کے ممتاز قلم کاروں کی تخلیقات کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس میں شامل نظم و نثر کے تخلیق کاروں کی مختصر مگر جامع سوانح حیات متن سے پہلے پیش کی گئی ہے تاکہ طلبہ ان قلم کاروں کی علمی و ادبی زندگی سے مجموعی طور پر واقف ہو جائیں۔ اس سے قبل متن کے صنف کا تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔ اس میں اُن اصناف کی ترقی کے مختلف مراحل پر مختصر روشنی ڈالی گئی ہے۔ متن کے بعد حل لغات کے تحت مشکل الفاظ کے معانی دیے گئے ہیں، اس کے بعد مشقی سوالات دیے گئے ہیں۔ مشقی عمل کے دوران اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ سبق سے متعلق مختلف ناحیتوں کے سوالات قائم کر کے طلبہ کو سبق از بر کرا دیا جائے۔

بہار کے سرکاری اسکولوں کے درجہ بارہویں کی نئی کتاب الحديقة العربية (حصہ دوم) میں تمام اسباق عربی کی معیاری اور مستند کتابوں سے ماخوذ ہیں۔ اخذ و استنباط کے اس عمل میں اس بات کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے کہ اسباق طلبہ کے ذہنی معیار اور نفسیاتی کیفیات کے عین مطابق ہوں اور یہ امر بھی ملحوظ رہا ہے کہ یہ ان کی دوسری تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ عربی زبان کے تئیں رغبت اور دلچسپی کا باعث بنے۔ طلبہ کی عمر اور افتاد طبع کو مدنظر رکھتے ہوئے اسباق کے انتخاب میں موضوع کے تنوع پر خاص توجہ دی گئی ہے۔ چنانچہ علم، ادب، اخلاق، معاشرت، قصہ، سوانح اور سفرنامہ وغیرہ جیسے اہم موضوعات پر معروف مصنفین کی تحریریں جمع کی گئی ہیں۔ اسی طرح حصہ نظم میں عربی شاعری کے اہم اصناف پر عرب و ہند کے نمائندہ شعرا کے قصیدے شامل کتاب

ہیں۔ یہ کتاب، جہاں طلبہ کے علمی و ادبی ذوق کو جلا بخشے گی اور ان کی معلومات میں اضافہ کا سبب بنے گی، وہیں یہ ان کی کردار سازی میں بھی اہم رول ادا کرے گی۔ طلبہ کو سبق سے ذہنی طور پر قریب تر کرنے کے لیے مختلف انداز سے مشقی سوالات قائم کیے گئے ہیں۔

امید ہے کہ یہ کتاب طلبہ کے لیے مفید ثابت ہوگی اور اس سے استفادہ کا دائرہ وسیع ہوگا۔

اس کتاب میں شامل بیشتر اسباق کے مصنفین دارفانی سے رحلت فرما چکے ہیں، اس لیے ان کے ورثا اور وہ اشاعتی ادارے ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں، جہاں سے یہ کتابیں اشاعت پذیر ہوئیں۔ پروفیسر شفیق احمد ندوی اور مولانا لقمان سلفی کی کتابوں سے بھی ہم نے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ اسی طرح کتاب کی نظرثانی کمیٹی کے ارکان مولانا ابوالکلام قاسمی شمسی اور محمد علی الیاس اور صلاح کمیٹی کے ارکان پروفیسر شمس الضحیٰ، ڈاکٹر حسن رضا خاں اور جناب یونس مشہدی کے ہم بے حد ممنون ہیں کہ وقتاً فوقتاً ان حضرات کی خاص ہدایت و رہنمائی سے کتاب معیاری بن سکی۔ اس موقع پر ہم اپنے رفقائے کار محمد قمرالدین، محمد ذاکر حسین ندوی، محمد بدرالدین فریدی، محمد نافع عارفی، محمد کلیم اختر، محمد انعام ظفر اور محمد تسنیم کوثر کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ان کے خلوص ولگن کی بدولت یہ اہم کام پایۂ تکمیل کو پہنچ سکا۔ کتاب کے کمپوزر محمد معظم احمد (ایم۔ایم۔کمپیوٹرس) کے بھی ہم شکر گزار ہیں کہ انھوں نے بڑی تندہی سے اپنا کام انجام دیا جس کی وجہ سے پروف ریڈنگ میں دقتیں کم آئیں۔ خدا بخش لائبریری اور مدرسہ اصلاح المسلمین کے کتب خانہ سے بھرپور استفادہ کیا گیا۔ ان کے کارپردازان بھی ہمارے خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔

رضا احمد ندوی	**محمد حبیب الرحمٰن**	**صفدر امام قادری**
معاون کوآرڈی نیٹر (عربی)	کوآرڈی نیٹر (عربی)	چیرمین، اورینٹل لینگویجز گروپ

الفهرس

الحديقة العربية ...

(حصۂ نثر)

من ادب القرآن	القرآن : سورة يوسف	٥
من ضوء الحديث		
الاعتراف بالنعمة	صحيح مسلم	١٥
<u>معاشرت</u>		
خطبة حجة الوداع	حضرت سيدنا محمد رسول الله ﷺ	٢٠
<u>وصيت</u>		
وصية امامة بنت الحارث	أمامه بنت حارث	٢٨
<u>خطبة</u>		
خطبة عمر بن عبد العزيز حين ولى امر المسلمين	عمر بن عبد العزيز	٣٦
<u>ادب اسلامی</u>		
كن احد السبعة	سيد ابو الحسن على الندوى	٤٣
<u>سوانح</u>		
ابن سينا	دائرة المعارف	٥١
<u>مکتوب نگاری</u>		
رسالة حجاج بن يوسف الثقفى	حجاج بن يوسف الثقفى	٥٩
<u>مکالمه</u>		
مع الخضرى فى سوق الخضار	شفيق احمد الندوى	٦٣

فکاهی ادب

ظرف و ظرفاء	لقمان السلفی	۷۲

سفرنامه

زيارة الرّيف المصرى	سيد ابوالحسن على الندوى	۸۰

قصه

الطالب الكهل	المطهّرى	۸۹

(حصۃ نظم)

نعت

مدح النّبى	الشاه عبدالعزیزالمحدث الدهلوى	۹۹

وطنی شاعری

تمثال نهضة مصر	احمد الشوقى	۱۰۶

مرثية

قال المتنبى وهو يرثى محمد بن اسحاق	المتنبّى	۱۱۲

غزل

الغزل	السيد غلام على آزاد البلجرامى	۱۱۸

هجو

قال جرير يهجو بنى نمير	جرير	۱۲۶

نظم

الكريم	ايليا ابو ماضى	۱۳۳

معلقات

من معلقة زهير	زهير بن ابى سلمىٰ	۱۳۸

حصۂ نثر

قرآن کریم

قرآن شریف اللہ کی وہ مقدس کتاب ہے، جسے اس نے اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فرشتہ جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ عربی زبان کے قریشی لہجے میں نازل فرمائی۔ یہ کتاب عرب کے دو مشہور شہروں میں آپ پر نازل ہوئی۔ اُن میں سے ایک مکہ معظمہ ہے جہاں آپ ﷺ پیدا ہوئے اور اعلانِ نبوت کے بعد تیرہ برس تک رہے اور اسلام کی دعوت دیتے رہے۔ دوسرا مدینۂ منورہ ہے، جہاں آپ مکہ چھوڑ کر جا بسے تھے اور عمر کے باقی دس سال آپ ﷺ نے وہاں گزارے اور وہیں آپ کا وصال بھی ہوا۔ قرآن شریف کی بعض آیتیں آپ ﷺ کے بعض سفر کے درمیان بھی نازل ہوئیں۔

قرآن آپ ﷺ پر تیئیس (۲۳) سال کی مدت میں ٹھہر ٹھہر کر حسب ضرورت نازل ہوا۔ اس کی مصلحت یہ تھی کہ مسلمان رفتہ رفتہ نئے دین اور اس کی بنیاد پر قائم نئی زندگی اور اس سے متعلق اصول، قواعد وضوابط اور اس کے تقاضوں کے عادی ہوتے جائیں تاکہ بہ یک وقت پرانی ڈگر سے ہٹنے میں جو شدید تکلیف ہوتی ہے اس کا احساس کم سے کمتر رہے اور دھیرے دھیرے اسلام اور اس کی تعلیمات ان کے دلوں میں گھر کرتی جائیں اور ان کے مطابق اپنی زندگی ڈھالتے جائیں۔

قرآن مجید کے مذہبی تقدس اور اہمیت سے قطع نظر خالص زبان اور ادب کے نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو یہ عربی زبان کی سب سے پہلی مرتب و مدوّن کتاب ہے۔ تاریخ ادب کے لیے اس کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ کیوں کہ یہ چھٹی صدی عیسوی کے اواخر اور ساتویں صدی عیسوی کے اوائل میں عربوں کی عقلی و ادبی زندگی کا ایک

عظیم مظہر ہے جو اپنی فصاحت و بلاغت اور زبان و بیان کے اعتبار سے عربوں کا سرمایۂ فخر و مباہات بھی ہے۔ کیوں کہ اگر قرآن کا نزول نہ ہوتا تو عربوں کا نہ ادب محفوظ رہتا اور نہ ان کی کوئی شریعت ہوتی۔ یہ نثر کی ایسی منفرد قسم ہے جس میں نظم اور اعلیٰ معیار کے فنی نثر کے امتزاج سے ایسا اچھوتا اور بے مثال اسلوب بیان اختیار کیا گیا ہے، جس میں بعض جگہ مسلسل خوبصورت اور دل آویز مسجع عبارت بھی ہے اور بعض جگہ رواں عبارتیں بھی۔ یہی وجہ ہے کہ عرب کے بڑے شعرا و ادبا قرآن کی ایک آیت جیسا کوئی کلام نہ لا سکے اور نہ اس کے اسلوب کی ہمسری کر سکے۔ تخلیق آدم سے لے کر آج تک دنیا کی کوئی ایسی کتاب میسر نہ آسکی جو قرآن کے اسلوب بیان اور اس کے معانی و مطالب کی گہرائی و گیرائی اور اس کی اثر اندازی میں اس کا مقابلہ کر سکے۔ یہی امتیاز قرآن کا سب سے بڑا اعجاز ہے اور اس کے کلام الٰہی ہونے کی بیّن دلیل ہے۔

مِنْ اَدَبِ الْقُرآن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرا قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ ○ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْآنَ ق وَ اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ○ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ○ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ط اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَ يُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ عَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ ط اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ○ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ ط اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ن ○ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ○ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ○ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَالَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ○ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ○ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا

لَّخٰسِرُوْنَ ○ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِىْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ وَ جَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ○ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ○ وَ جَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ○ وَ جَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَ اَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ○ وَ شَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزَّاهِدِيْنَ ○

(سورہ یوسف، رکوع : ۱۱)

حل لغات

آيات	واحد آية	–	نشانی
المبين	ابان ابانة سے اسم فاعل	–	کھلا ہوا، واضح
انزلنا	(افعال)	–	ہم نے نازل کیا
تعقلون	(ض)	–	تم سمجھتے ہو، عقل رکھتے ہو
نقص	(ن)	–	ہم بیان کرتے ہیں
قَصص	مصدر	–	قصہ بیان کرنا
اوحينا	(افعال)	–	ہم نے وحی کی
كوكبا	جمع كواكب	–	ستارے
ساجد	اسم فاعل	–	سجدہ کرنے والا
رؤيا		–	خواب
اخوة	واحد اخ	–	بھائی

يكيد	(ض)	-	وہ مکروفریب کرتا ہے
عدو	جمع اعداء	-	دشمن
يجتبي	(افتعال)	-	وہ چن لیتا ہے
تأويل	(تفعیل)	-	تعبیر بتانا
يُتِمَّ	(افعال)	-	وہ پورا کرتا ہے
آلُ		-	اہل وعیال
حكيم		-	حکمت والا
سائل	(اسم فاعل)	-	سوال کرنے والا
عُصبَةٌ	جمع عُصبٌ	-	جماعت، گروہ
ضلال		-	گمراہی
اطرحوا	(فعل امر)(ف)	-	پھینک دو، ڈال دو
يخلو	(ن)	-	خالی ہوتا ہے
صالح	(اسم فاعل)	-	نیک
القوا	فعل امر (افعال)	-	ڈال دو
غيٰبت الجُبِّ		-	کنویں کی گہرائیاں
يلتقط	(افتعال)	-	وہ چن لیتا ہے، چن لے، اٹھالے
سياره	جمع سیارات	-	قافلہ
لا تأمن	(س)	-	آپ بھروسہ نہیں کرتے ہیں
ناصح	اسم فاعل	-	خیرخواہ
ارسل	فعل امر (افعال)	-	بھیجئے
يرتع	(ف)	-	آسودہ زندگی بسر کرنا، ٹھہرنا

یحزن	(ن)	–	غمگین بنانا
ذئب	جمع ذئاب	–	بھیڑیا
خاسر	(اسم فاعل)	–	نامراد ہونے والا
اجمع علی	(افعال)	–	پکا ارادہ کرلینا
لَتُنَبِّئَنَّ	(تفعیل)	–	تو ضرور انھیں بتائے گا
یشعر	(ن)	–	وہ محسوس کرتا ہے
عِشاء		–	عشاء کے وقت
نستبق	(افتعال)	–	ہم دوڑ میں مقابلہ کرتے ہیں
متاع	امتعة	–	سامان
سوّل له	(تفعیل)	–	گمراہ کرنا
وارد	(اسم فاعل)	–	پانی کے پاس جانے والا، آنے والا، نازل ہونے والا
ادلی	(افعال)	–	ڈالا
دلو		–	ڈول
اسرّ	(افعال)	–	چھپایا
ثمنٌ	جمع اثمان	–	قیمت
بخس		–	معمولی
زاهد	(اسم فاعل)	–	بے رغبت

اقرأ وربك الأكرم الذي علم بالقلم علم الإنسان ما لم يعلم

﴿التمرين﴾

(۱) درج ذیل سوالوں کے عربی میں جواب دیجیے۔

۱– ماذا رأى يوسف عليه السلام فى المنام؟

۲– لماذا منع يعقوب عليه السلام ابنه يوسف عن قصِّ رؤياه على اخوته؟

۳– من العدو المبين للانسان؟

۴– ماذا قال اخوة يوسف لابيهم؟

۵– لماذا امتنع يعقوب عليه السلام أن يأذن ابناء هم أن يذهبوا به؟

۶– ماذا تشاور اخوة يوسف عنه فى الغابة؟

۷– اين القوة؟

۸– ومن اخرجه من البئر العميق؟

۹– بكم شروه؟

۱۰– كيف رجعوا الى ابيهم و ماذا قالوا؟

۱۱– باىِّ شئٍ جاؤا على قميصه؟

۱۲– و بماذا اجابهم ابوهم؟

(۲) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیے۔

☆ یوسفؑ کے بھائیوں نے کہا۔

☆ یوسفؑ اور ان کے بھائی ابا کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں۔

☆ اے میرے بیٹے اپنے بھائیوں سے اپنا خواب مت بیان کر۔

☆ ان میں سے ایک نے کہا یوسفؑ کو قتل مت کرو۔

☆ بلکہ اسے کنویں میں ڈال دو۔

☆ یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ مجھے فکر ہے کہ تم اسے لے جاؤ اور اسے بھیڑیا کھا جائے۔

☆ یقیناً شیطان انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے۔

☆ یوسف علیہ السلام کے بھائی رات میں روتے ہوئے آئے۔

☆ انھوں نے کہا کہ ہم نے یوسفؑ کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا۔

☆ بلکہ تم نے اپنی طرف سے بات بنالی ہے۔

☆ انھوں نے یوسف علیہ السلام کو بطور سامان چھپالیا۔

☆ یوسف علیہ السلام کے بھائی ان کے معاملے میں بے رغبت تھے۔

(۳) مندرجہ ذیل افعال کی تشریح کرتے ہوئے انھیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

☆ رَأيتُ ....

☆ لا تقصُصْ ....

☆ يُعلِّمُ ....

☆ اطرحوا ....

☆ يلتقط ....

☆ تأمنُ ....

☆ أكَلَ ....

☆ فَسوَّلَتْ ....

☆ تصِفُونَ ....

(۴) قصۂ یوسف میں پوشیدہ درس اور نکات کو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

حدیث شریف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا آپ ﷺ کے کسی فعل یا آپ ﷺ کے متعلق صحابہ کرامؓ کی باتیں حدیث کہلاتی ہیں۔ اسلام میں حدیث قرآن کے بعد سب سے زیادہ مقدس، اہم اور صحیح ترین دستاویز ہے۔ حدیث کو صرف دینی معاملات میں ہی نہیں بلکہ زبان و ادب میں بھی بطور دلیل سند اور کسوٹی کے جو مقام حاصل ہے وہ کسی اور انسان کے کلام، بات چیت یا عمل و فعل کو حاصل نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں اسلام کے عقائد و ارکان اور تعلیمات کا صرف اصولی اور اکثر جگہ اجمالی ذکر ہے۔ لیکن ان کی توضیح و تشریح آنحضرت ﷺ نے اپنی حدیثوں کے ذریعہ کی ہے۔ چنانچہ حدیث شریف عبادات و حقوق کے متعلق قوانین بنانے میں سب سے بڑا ماٴخذ اور قرآن مجید سمجھنے کے لیے سب سے زیادہ سیدھی راہ ہے۔

حدیث پاک کا جو بھی ذخیرہ دستیاب ہے ان پر فصاحت و فیضان سماوی اور خداداد صلاحیت کی مہریں ثبت ہیں۔ اس لیے کہ آپ ﷺ قریش میں پیدا ہوئے اور قبیلہ بنو سعد جو زبان دانی اور فصاحت و بلاغت میں اہل عرب کے درمیان ضرب المثل تھا، میں ترتیب پائی۔ اس وجہ کر بچپن میں ہی آپ ﷺ کی زبان تمام عیوب و نقائص سے پاک وصاف ہو کر پروان چڑھی۔

تمام نقادوں اور علمائے ادب و لغت کا اتفاق ہے کہ عربی زبان میں قرآن مجید کے بعد فصاحت و بلاغت، اعجاز و ایجاز، اثر اندازی اور اسلوب بیان کے حسن و دلکشی میں حدیث کو جو امتیازی شان حاصل ہے، وہ کسی فرد کے کلام کو حاصل نہیں۔

حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ

اللہ کے آخری نبی حضرت سیدنا محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب ۱۲ ربیع الاوّل عام الفیل مطابق اپریل ۵۷۱ء کو مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کے والد کا نام عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم اور ماں کا نام حضرت آمنہ بنت وہب تھا۔ دادا نے محمد (ﷺ) نام رکھا۔ آپ کی پیدائش سے قبل ہی آپ ﷺ کے والد کا انتقال ہو چکا تھا۔ مکہ کے رئیسوں اور شرفاء کے رواج کے مطابق آپ ﷺ کو دائی حلیمہ سعدیہ کے حوالہ کر دیا گیا، جنھوں نے اپنے گاؤں بادیہ بنی سعد میں اپنے ساتھ رکھ کر آپ ﷺ کی پرورش کی اور رضاعت کے فرائض انجام دیئے۔ جب آپ ﷺ کی عمر چھ سال کی ہوئی تو آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور عبدالمطلب کی وصیت کے مطابق آپ ﷺ کی پرورش آپ ﷺ کے چچا حضرت ابوطالب نے کی۔ ۲۵ سال کی عمر میں آپ ﷺ کی شادی مکہ کی مشہور اور مالدار تاجر خاتون خدیجہ بنت خویلد سے ہوئی۔ جب آپ ﷺ کی عمر چالیس سال کی ہوئی تو اللہ نے آپ ﷺ کو اعلانِ نبوت کا حکم دے کر تمام دُنیا کی ہدایت کے لیے مامور کیا اور دینی و دنیوی ضابطۂ حیات کے طور پر اپنی کتاب قرآن آپ پر نازل کی۔

حضرت محمد ﷺ اعلانِ نبوّت کے بعد ۱۳ سال تک مکہ میں رہ کر لوگوں کو اسلام کی طرف بلاتے رہے مگر اس عرصہ میں ستّر سے زیادہ آدمی مکہ میں مسلمان نہ ہو سکے۔ مکہ والوں نے اس عرصہ میں آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو ہر قسم کی سخت تکلیفیں پہنچائیں اور نئے مسلمان ہونے والوں کو دردناک سزائیں دیں، جس کی وجہ سے مکہ میں مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ اور اطمینان وسکون سے زندہ رہنا دوبھر ہو گیا تھا۔ جب حالات بہت خراب ہو گئے اور تکلیفیں برداشت سے باہر ہو گئیں تو اللہ نے آپ ﷺ کو مکہ چھوڑ کر یثرب (مدینہ منورہ) جانے کا

حکم دیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ ۶۲۲ء میں رات کے وقت مکہ کو خیرباد کہا اور مدینہ کو ہجرت کر گئے۔ مکہ والوں کو، جنھوں نے اسی رات آپ ﷺ کو قتل کر دینے کی ایک سازش مکمل کر رکھی تھی، جب صبح کو آپ ﷺ کے اس طرح نکل جانے کی خبر ہوئی تو انھوں نے آپ ﷺ کا پیچھا کیا لیکن آپ ﷺ کو نہ پاسکے یہاں تک کہ آپ ﷺ مدینہ پہنچ گئے۔ قباء میں چار دن ٹھہرنے کے بعد آپ ﷺ ۶/ربیع الاوّل مطابق ۲۰/ستمبر ۶۲۲ء کو مدینہ میں داخل ہوئے اور ابوایوب خالد بن یزیدؓ انصاری کے گھر میں اُترے۔ مدینہ والے ایک عرصہ سے آپ ﷺ کا شدت سے انتظار کر رہے تھے۔ چنانچہ انھوں نے آپ کا شاندار استقبال کیا اور یہودیوں کو چھوڑ کر سب مسلمان ہو گئے۔ انھوں نے اپنے شہر "یثرب" کا نام بدل کر "مدینة الرسول" یعنی رسول کا شہر کر دیا، جو کثرت استعمال اور مرور زمانہ کے ساتھ صرف "مدینہ" (المدينة المنورة) رہ گیا۔

آنحضرت ﷺ کی ہجرت کے بعد سے اسلام کی تاریخ کا ایک نیا دور شروع ہوتا ہے، جہاں سے اسے مذاہب عالم میں ایک ممتاز مقام اور حکومتوں میں ایک نمایاں اور بے مثال حیثیت حاصل ہوئی۔ کیوں کہ مدینہ پہنچ کر آنحضرت ﷺ نے اسلام کے رہنما اصول کے مطابق ایک مثالی دینی رفاہی حکومت کی بنیاد ڈالی اور مسلمانوں نے ایک اُبھرتی ہوئی ممتاز، منفرد، بامقصد اور اولوالعزم قوم وملت کی شکل اختیار کی۔ اس صورت حال سے مکہ والوں کو سخت تکلیفیں پہنچیں اور انھوں نے مدینہ کے یہودیوں سے سازباز کر کے مسلمانوں سے کئی جنگیں کیں، لیکن دو ایک کو چھوڑ کر ساری جنگوں میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ ان جنگوں میں سب سے مشہور اور اسلام اور مسلمانوں کی بقا کے نقطۂ نظر سے سب سے پہلی اہم جنگ غزوۂ بدر ہے، جو سنہ ۲ھ مطابق ۶۲۴ء میں مکہ والوں سے ہوئی۔ اس کے بعد غزوۂ خندق سنہ ۵ ہجری میں اور غزوۂ حنین سنہ ۸ ہجری میں ہوئے۔ اسی سال غزوۂ حنین سے پہلے آنحضرت ﷺ نے مکہ فتح کر لیا اور یہ فتح کسوٹی تھی عربوں کی نظر میں نہ صرف آپ ﷺ کی سچائی اور اسلام کی حقانیت کی بلکہ آپ ﷺ کی قوت، سیاست اور عزم وحوصلہ اور اثر ورسوخ کے لیے بھی۔ اس فتح کے بعد تمام علاقوں سے وفود نے آکر مسلمان ہونا شروع کیا اور عام لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر بیعت شروع کر دی اور تھوڑے ہی عرصہ میں سارے عرب میں اسلام پھیل گیا اور اس طرح ۲۳ سال تک اسلام کی نشر و

اشاعت کرنے، ایک جاندار، پاکباز، تابندہ اور پایندہ قوم پیدا کرنے اور اسلام کے اصول وعقائد کے مطابق ایک صالح اور پاک وصاف سماج کی مضبوط بنیادوں پر تشکیل کرنے کے بعد سنہ ۱۱ھ مطابق ۲۹/مارچ ۶۳۳ء کو اپنے خالق سے جاملے۔

تمام نقادوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آنحضرت ﷺ دنیا کے سب سے بڑے فصیح اللسان اور بلیغ البیان انسان تھے اور کلام اللہ کے بعد آپ ﷺ کے اقوال سب سے زیادہ فصیح اور اثر انگیز ہیں۔ آپ ﷺ کی زبان مبارک کا اعجاز ہی تھا کہ کفارِ مکہ اپنے ساتھیوں کو آپ ﷺ سے مخاطب ہونے سے روکتے تھے کہ کہیں آپ ﷺ کی سحر انگیز باتوں میں آکر اپنا مذہب نہ چھوڑ دیں۔ آپ کا کلام مہمل، لغو اور فضول باتوں سے پاک وصاف ہے۔ کرآپ کا بیشتر کلام یا تو قرآن کی آیتوں کی تفسیر وتوضیح ہے یا دینی وعصری مسائل اور معاملات کے بارے میں احکامات اور ان کی تشریح یا حکمت ومعرفت کا سحر طراز مجموعہ ہے۔ اسی لیے حدیث کو بلا اختلاف عربی زبان وادب میں قرآن کے بعد دوسرا ادبی اور امتیازی شہ پارہ سمجھا جاتا ہے، جسے آج تک اُدبا وعلما قابل تقلید نمونہ سمجھتے ہیں۔

من ضوء الحديث

الاعتراف بالنعمة

ان ثلاثة في بنی اسرائیل ابرص و اقرع و اعمٰی فاراد اللّٰہ ان یبتلیھم فبعث الیھم ملکا فاتی الابرص فقال ای شئ احب الیک قال لون حسن و جلد حسن و یذھب عنی الذی قد قذرنی الناس قال فمسحه فذھب عنه قذره و اعطیٰ لونا حسنا و جلدا حسنا قال فای المال احب الیک قال الابل او قال البقر شک اسحق الا ان الابرص و الاقرع قال احدھما الابل قال الآخر البقر قال فاعطی ناقة عُشراء فقال بارک اللّٰہ لک فیھا قال فاتی الاقرع فقال ای شئ احب الیک فقال شعر حسن و یذھب عنی ھذا الذی قد قذرنی الناس قال فمسحه فذھب عنه قال و اعطی شعرا حسنا قال فای المال احب الیک قال البقر فاعطی بقرة حاملا قال بارک الله تعالیٰ فیھا قال فاتی الاعمی فقال ای شئ احب الیک قال ان یرد الله بصری فابصر به الناس قال فمسحه فرد الله الیه بصره قال فای المال احب الیک قال الغنم فاعطی شاة والدا فانتج ھذان و ولّد ھذا فکان لھذا واد من الابل و لھذا واد من البقر و لھذ واد من الغنم، قال ثم انه اتی الابرص فی صورته و ھیئته فقال رجل مسکین قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللّٰہ ثم بک

اسألک بالذی اعطاک اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعیرا اتبلغ علیه فی سفری
قال الحقوق کثیرة فقال له کانی اعرفک الم تکن ابرص یقذرک الناس فقیرا فاعطاک
اللّٰه فقال انما ورثت هذا المال کابرا عن کابر فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللّٰه الیٰ ما
کنتَ قال و اتی الاقرع فی صورته فقال له مثل ما قال لهٰذا و رد علیه مثل ما رد علی هٰذا
قال ان کنت کاذبا فصیرک الیٰ ما کنت قال و اتی الاعمیٰ فی صورته و هیئته فقال رجل
مسکین و ابن سبیل انقطعت بی الحبال فی سفری فقال فلا بلاغ لی الیوم الا باللّٰه ثم بک
اسألک بالذی ردّ علیک بصرک شاة اتبلغ بها فی سفری فقال قد کنت اعمی فرد اللّٰه
الی بصری فخذ ما شئتَ و دع ما شئت فواللّٰه لا أجهدک الیوم شیئا اخذته للّٰه فقال
امسک مالک فانما ابتلیتم فقد رضی عنک و سخط علی صاحبیک.

(صحیح مسلم، ج ۲)

حل لغات

الاعتراف	-	ماننا، تسلیم کرنا
ابرص	-	برص والا، سفید داغ والا
اقرع	-	گنجا، جس کے سر پر بال نہ ہوں
اعمی	-	اندھا
ابتلی ابتلاء (افتعال)	-	آزمانا
ذھب عن (ف)	-	دور کرنا

قذِر قذرا (س)	–	نفرت کرنا، گھن کرنا، مکروہ جاننا، پرہیز کرنا
قَذر	–	میل کچیل، گندگی
ناقة عُشراء	–	وہ اونٹنی جو بچہ جننے کے قریب ہو یا جَن چکی ہو
شَعر	–	بال
رد یرد ردا (ن)	–	لوٹانا
انتج انتاجا (افعال)	–	نتیجہ برآمد ہونا، منتج ہونا
الانقطاع بالحبال فی السفر	–	ذرائع سفر منقطع ہونا
بلاغ	–	پہنچ
بعیر	–	اونٹ
کابرا عن کابر	–	پُرکھوں سے
صیّر تصییرا (تفعیل)	–	ہونا، کردینا
ابن سبیل	–	مسافر
جهد جهدا (ف)	–	روکنا، زندگی کو مکدر کرنا
سخط سخطا	–	ناراض ہونا

التمرين

(ا) درج ذیل سوالوں کے جواب عربی میں لکھیے۔

ا – من اراد الله ان یبتلیهم؟

۲ – فی ایّ قوم کانوا؟

۳ – من بعثه الله الیهم؟

۴– من جاءه المَلکُ اوّلًا؟

۵– ایّ شئ سئالَ الابرص المَلکَ؟

۶– هل اعطاه المَلک ما سئال؟

۷– ای مال کان احب الی الابرص؟

۸– ماذا قال الملک للاقرع؟

۹– ای شئ سئال الاقرع الملکَ؟

۱۰– هل اعطاه الملک ما سئال؟

۱۱– ماذا قال الملک للاعمی؟

۱۲– ای مال کان احب الیه؟

۱۳– ماذا قال الابرص لما جاء ہ الملک ثانیا؟

۱۴– بماذا اجاب الاعمی حین سئاله الملک شاة؟

(۲) درج ذیل جملوں کی عربی بنایئے۔

☆ اللہ نے اندھے، سفید داغ والے اور نابینا کو آزمانا چاہا۔

☆ اللہ نے ان تینوں کی آزمائش کے لیے ایک فرشتہ کو بھیجا۔

☆ فرشتہ نے نابینا سے پوچھا، تمھیں کون سا مال پسند ہے۔

☆ نابینا نے بکریوں کی خواہش کی۔

☆ نابینا اچانک مالدار ہوگیا۔

☆ ایک دن وہی فرشتہ نابینا بن کر اس کے پاس آیا اور اللہ کے نام پر ایک بکری کا سوال کیا۔

☆ نابینا کو اپنا پچھلا دن یاد تھا، وہ فوراً اُسے بکری دینے پر آمادہ ہوگیا۔

☆ فرشتہ نے کہا تو آزمایا گیا اور اللہ تجھ سے خوش ہوا۔

☆ فرشتہ ابرص اور گنجا کے پاس بھی گیا اور ان سے بھی وہی سوال کیا جو نابینا سے کیا تھا۔

☆ لیکن ان دونوں نے اپنا پرانا دن بھلا دیا تھا اور اسے کچھ دینے سے انکار کر دیا۔

☆ اس لیے ان دونوں پر خدا کی ناراضگی ظاہر ہوئی۔ وہ دونوں اپنی پرانی حالت پر لوٹا دیے گئے۔

☆ ہمیں اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیے اور ناشکری نہیں کرنی چاہیے۔

(۳) درج ذیل الفاظ کی تشریح کرتے ہوئے اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

☆ قِدر ....

☆ شکَّ ....

☆ عُشراء ....

☆ مسح ....

☆ بصر ....

☆ غنم ....

☆ انقطعت بی الحبال ....

☆ اجهدُ ....

(۴) آزمائش کے اس واقعہ میں جو درس پوشیدہ ہے، اسے کم از کم ایک صفحہ میں واضح کیجیے۔